
The Rise Of Peace
طلوعِ امن

نام کتاب .... طلوعِ امن
مصنف .... ڈاکٹر حافظ شاہد امین
سال اشاعت 2003ء
تعداد 500
قیمت .... 200 روپے
ٹائٹل .... عرفان احمد قریشی
انفو ویو کمیونیکیشنز 0300-9641360
ناشر .... حاشر پبلشرز، چوک نرسری
سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ 0300-8640198
پرنٹر .... این این ایس پرنٹرز
9 ایبک روڈ انارکلی لاہور 0333-4273516

<u>This book is **dedicated**</u>... to world peace lovers and world peace promoters, and to my wife and family for their patience and support, and also to my longtime friends and new friends discovered during the writing and publishing of this work, and also dedicated specially to the many talented un-published authors waiting patiently to be discovered.

Where opinion is expressed it is that of the author and may not necessarily coincide with the editorial views of the Publisher and the reader.

All information in this Novel is verified to the best of the author's and the publisher's ability. However, both the author and publisher do not accept responsibility for any loss arising from reliance on it.



طلوعِ امن

ایک سات نکاتی فارمولا

موجودہ دور مادہ پرستی نفسا نفسی اور خود ستائی کے سرطان میں جکڑا ہوا دور ہے۔ احساس باہمی کے فقدان کی طوفان آمادہ ہوائیں چل رہی ہیں۔ بے حسی کا زہر روح تک اترا ہوا ہے۔ اجتماعیت انفرادیت کی گود میں دم توڑ رہی ہے۔ قومی غیرت کی دھجیاں بکھر چکی ہیں۔ ستم بالائے ستم کے مصداق اس انسانیت سوز رویے کا اطلاق غیر مسلم ممالک پر کم اور ملت اسلامیہ پر زیادہ ہوتا ہے۔ اس گئی گزری فضا میں جن لوگوں کے دلوں میں ملت مسلمہ کے پہلو بہ پہلو انسانیت کی سرفرازی و سربلندی کی شمعیں فروزاں ہیں، وہ لوگ یقیناً عظیم ہیں، قابل تحسین ہیں، مبارک باد کے مستحق ہیں۔

ڈاکٹر حافظ شاہد امین بھی ان عظیم انسانوں میں شمار ہوتے ہیں جن کے دل میں ملت اسلامیہ کے شانہ بشانہ انسانیت کا درد بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ آپ نے سقوط عراق کے بعد بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والی تبدیلیوں کے تناظر میں "طلوع امن" جیسا تاریخی ناول لکھ کر دنیا کو حقیقی معنوں میں امن کا گہوارہ بنانے کیلئے بڑی اہم اور سچی جدوجہد کی ہے۔ اس حوالے سے آپ نے ایک سات نکاتی فارمولا پیش کیا ہے۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر ساری دنیا تعصبات کی عینک کو اتار کر خلوص نیت سے اس پر عمل پیرا ہو جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ انسان امن کے ثمر شیریں کی لازوال برکات سے فیض یاب نہ ہو۔

ڈاکٹر حافظ شاہد امین ایک ممتاز ENT سرجن ہیں۔ گو اس سے پہلے پاکستان ٹیلی ویژن کیلئے ڈرامے لکھ کر قلم کاری کی وادی میں اتر چکے ہیں۔ لیکن "طلوع امن" میں ان کے قلم کے جوہر کھل کر سامنے آئے ہیں اس ناول کا ہر لفظ ایک نوحہ ہے۔ ہر سطر ایک فریاد ہے۔ ہر جملہ ایک احساس کو جگاتا ہوا پیغام ہے۔ ہر باب ایک سوالیہ نشان ہے اور اس سوال کے دامن میں محسوسات کا ایک جہاں آباد ہے جو انسانیت کے نام نہاد ٹھیکیداروں کے ضمیروں کو جھنجھوڑتا ہے۔ مزید لائق توصیف بات یہ ہے کہ ناول میں فرضی ناموں کی فرضیت نے یوں قومی بلکہ بین الاقوامی پس منظر میں اثر آفرینی کا فریضہ انجام دیا ہے کہ جہاں سطور کا مفہوم ماند پڑنے لگتا ہے وہاں بین السطور بولنا شروع کر دیتا ہے اور جہاں بین السطور خاموش خاموش سا نظر آتا ہے وہاں سطور کے متن میں زباں محسوس ہوتی ہے۔ یہ انداز تحریر ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر صاحب کی اس کاوش کی جتنی بھی تحسین کی جائے کم ہے۔

جان کاشمیری

اردو ناول

طلوعِ امن

ڈاکٹر حافظ شاہد امین
ایم بی بی ایس، ڈی سی اے، ڈی ایل او
شعبہ (ناک، کان، گلا)
گوجرانوالہ، پاکستان

Dr. Hafiz Shahid Amin,
517-C, Satellite Town, Gujranwala, Pakistan.
mobile..0092-300-8640198

Attention Please….. The Disclaimer

All characters, incidents, places, scenes, countries, mentioned in the novel are pseudonyms, fictitious and imaginary. Any similarity or resemblances of character, incident scene or place would be just by way of chance and the writer, printer, publisher or distributor would be not be responsible or answerable. It is only a novel and should be considered always only as novel.

--- توجہّ فرمائیں ----

اس ناول میں تمام کردار، تمام واقعات، تمام مقامات، تمام منظر نگاری اور تمام ممالك کے نام فرضی ہیں، تخیلاتی اور تصوراتی ہیں۔ لہٰذا کسی بھی واقعہ سے، کسی بھی کردار سے، کسی بھی منظر نگاری سے اور کسی بھی مقام سے کسی قسم کی تشبیہہ یا مماثلت محض تخلیاتی اور فرضی تصور کی جائے، اس سلسلے میں رائٹر، پبلشر، پرنٹر یا ڈسٹری بیوٹر ہر لحاظ سے بری الذمّہ ہیں۔

Dr. Hafiz Shahid Amin۔

Preface

*** The Rise Of Peace ****

The Novel has been written in the background of most international political issues related burning current destroy all anti peace is to conditions. The main point is novel one into world world forces in an attempt to convert this begin to nations all peaceful world. After all, the world's to each other irrelevant to regards pay and peacefully live religious, territorial and racial limitations. Its fiction, action and adventure, thrill, social, and current international novel and also a try to make this based activities political world as one body and to finish the ongoing differences which is Islamic and non Islamic Nations of world between world 's peace. In the end, all nations very dangerous for make agreement that no one will interfere into any other internal affairs, and also the developed countries country 's nations decide that will help the developing countries. The

all armed forces will be finished , all intelligence agencies permanently and all visa limitations will will be finished any person from any country can also be finished so that any personal go to any other country freely. To avoid personal blaming, I have put all characters criticism and this factitious in names as dummy and and country novel.

پیشِ لفظ

دنیا کی تخلیق سے لیکر اب تك دنیا کے امن کو ہر جگہ، ہر وقت مختلف قسم کے خطرات لاحق رہے ہیں۔ دنیا کے چند بڑوں نے اپنے مخصوص مفادات کی خاطر اقوام عالم کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے رکھ دیا ہے۔ ترقی یافتہ ممالك دنیا کے دوسرے ترقی پزیر ممالك کو ہر طرح سے دبانے کی کوشش کرتے رہے ہیں بجائے اس کے کہ وہ اپنی ترقی سے پوری انسانیت کو فائدہ پہنچائیں، الٹا وہ غریب ممالك کو بے جا تنگ کرتے رہے ہیں، جس سے دنیا کے امن کو مزید خطرات لاحق ہوگئے ہیں۔ آج ساری دنیا میں لوگ انجانے خوف سے دو چار ہیں کہ کہیں ان کے خلاف کوئی سپر طاقت کوئی پابندی نہ لگا

دے۔ کہیں ان کے خلاف کوئی کاروائی نہ کر بیٹھے۔ مظلوم مظلوم تر بنتا جارہا ہے۔ ظالم اور زیادہ ظالم ہوتا جارہا ہے۔ انسانیت کی دھجیاں اڑائی جارہی ہیں۔

بہر حال انہی حالات کے پسِ منظر میں میں نے یہ ناول لکھنے کی جسارت کی ہے اور ان حالت کی طرف لانے کی کوشش کی ہے کہ جن پر عمل کر کے پوری دنیا میں امن کا بول بالا ہو اور پوری دنیا میں لوگ ہر طرح سے امن کے ساتھ رہ سکیں، چاہے وہ کسی بھی نسل سے تعلق رکھتے ہوں، چاہے کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں یا کسی بھی علاقے سے تعلق رکھتے ہوں۔

رب العزت سے دعا ہے کہ میری اس کوشش کو قبول فرمائے۔
...... آمین

ڈاکٹر حافظ شاہد امین

گوجرانوالہ، پاکستان ..

تاریخ: 06-04-2003

"

Some Starting and Ending Chapters of Novel....as Sample.

--- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ---

کافریکہ کے گرین ہائوس میں میٹنگ جاری ہے۔ جس میں کافریکن تھنک ٹینک فورم کے ممبران، SFBI کے ڈائریکٹرز، SCIA کے نمائندے، کانگرس کے ممبران، آرمی چیف، سینیٹ کے ممبران، کافریکہ کے صدر، نائب صدر، سیکریٹری خارجہ، سیکریٹری داخلہ، ورلڈ فنانس بینک، ورلڈ نیشنز فورم اور کافرائیل کے وزیر اعظم کو خصوصی طور پر بلایا گیا تھا، شامل ہیں۔

اس اہم ترین اجلاس کا ایجنڈا مندرجہ ذیل نکات پر ہے۔

۱۔ کس طرح اسلامی ممالک میں جاری جہادی تنظیموں کو ختم کرنا ہے۔

۲۔ کس طرح کافرائیل کو مضبوط تر بنانا ہے۔

۳۔ کس طرح امیر اسلامی ممالک کو اُن کی امارت سے فارغ کر کے کمزور ترین بنانا ہے، تاکہ یہ امیر ممالک جہادی تنظیموں کو فنڈز فراہم نہ کر سکیں۔

۴۔ کس طرح ورلڈ فنانس بینک کو استعمال کر کے اسلامی ممالک کو قرضوں کے جال میں جکڑنا ہے، تاکہ وہ ترقی نہ کر سکیں اور تنگدستی کا شکار رہیں۔

۵۔ کس طرح یورپ اور براعظم کافریکہ میں تیزی سے بڑھتے اسلام کی شدت کم کرنی ہے اور اسلام کو ایك دہشت گرد مذہب بنا کر پیش کرنا ہے۔

سب لوگ کافریکہ کے صدر ڈیوڈ کا انتظار کررہے ہیں۔ مختلف ٹولیوں میں سب باتوں اور بحثوں میں مصروف ہیں ، کہ اتنے میں صدر ڈیوڈ کے آنے کا اعلان ہوتا ہے، سب لوگ کھڑے ہو کر ان کا استقبال تالیاں بجا کر کرتے ہیں، صدر اپنی تقریر شروع کرتے ہیں۔

"معزز خواتین و حضرات! دنیا اپنی تخلیق سے لے کر اب تك پہلی مرتبہ ایك نئے موڑ کی طرف گامزن ہوئی ہے، اور میرا خیال ہے کہ شاید کسی ایك نکتہ پر متفق بھی ۔ آپ سب لوگوں کو دل سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ سب لوگ آج گواہ بنیں گے اُن عظیم فیصلوں کے جن کے تحت کافریکہ ہمارا عظیم ملك دنیا بلکہ اس یونیورس کا عظیم بادشاہ بنے گا۔ ہمیں اس کا حق ہے اور کیوں نہ حق ہو...... ؟ کیونکہ ہم تو پانیوں میں راج کر رہے ہیں، ہم ہوائوں میں راج کر رہے ہیں اورہم خلائوں میں رواں دواں ہیں، اور ہم ہی بنے ہیں اس دنیا پر راج کرنے کیلئے ......"

سب لوگ تالیاں بجاتے ہیں اور وہ تقریر جاری رکھتے ہیں۔

"لیکن ہمارے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں کچھ

رکاوٹیں ہیں اور سب سے بڑی رکاوٹ بڑھتی ہوئی اسلامی تحریکیں ہیں کہ جن کی وجہ سے اسلام یورپ اور کافریکہ میں تیزی سے پھیل رہا ہے۔

پھر یہ انتہائی امیر اسلامی ممالک ہیں کہ جن کا پیسہ اسلامی تحریکوں اور غریب اسلامی ممالک کو ہر آن نئی زندگی دے رہا ہے۔ ان تحریکوں نے ہمارا امن برباد کردیا ہے اور ہمارے شہری ٹینشن میں آچکے ہیں۔ خوف و ہراس میں مبتلا ہیں۔

ابھی پچھلے دنوں ہمارے سب سے بڑے تجارتی سنٹر کو ان تحریکوں کے پیرو کاروں نے کس طرح ریزہ ریزہ کیا تھا ، یہ آپ سب جانتے ہیں۔ لیکن کس طرح ہم نے اس دہشت گردی کا مقابلہ کیا اور پوری دنیا کو اپنے مقاصد کیلئے محض اپنے مفاد کی خاطر ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا اور کس طرح ہم نے اس دہشت گردی کرنے والوں کو اُن کے ہی ملک میں چُن چُن کر مارا...... ؟

یہ بھی آپ سب بخوبی دیکھ چکے ہیں۔"

سب لوگ تالیاں بجاتے ہیں۔

"سارا کریڈٹ صدر ڈیوڈ آپ کو جاتاہے۔" آرمی چیف جنرل مشی کہتے ہیں۔

"نہیں نہیں جنرل مشی...... یہ سارا کریڈٹ ہمارے اس عظیم

تھنك ٹینك فورم کے عظیم ممبران کو جاتا ہے کہ جنھوں نے ساری پلاننگ کی۔ ہم نے تو صرف عمل کیا۔"

سب لوگ تالیاں بجاتے ہیں۔ صدر ڈیوڈ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے۔

"دیکھیں کہ ہمارے مقابلے کے سانپ بھی مر گئے اور ہماری لاٹھی بھی نہ ٹوٹی ۔لیکن ابھی کام ختم نہیں ہوا ہے۔ اصل میں ماضی میں ہم سے بہت ساری غلطیاں ہوئیں کہ جن کا خمیازہ ہمیں بعد میں بھگتنا پڑا۔

جب سالوں کی سرد جنگ کی وجہ سے ہم نے مروس کی سلطنت کو ٹکڑوں میں بانٹ دیا اور ہم یہ سمجھے کہ ہم جیت چکے ہیں کہ اب ہم اکیلے ہی بادشاہ ہیں۔ مگر یہ غلط تھا۔ ہمارے دشمن ختم نہیں ہوئے تھے ۔ فرق یہ تھا کہ اب کسی اور شکل میں پل بڑھ رہے تھے اور بڑھ رہے ہیں۔ کبھی العادہ تنظیم کی صورت میں، کبھی کفلسطین کی حماس تنظیم کی صورت میں، کبھی پاستان میں اسلامی مدرسوں کی صورت میں کہ جہاں ایك طرف تو اسلامی تعلیمات دی جاتی ہیں اور دوسری طرف جہادی لوگوں کی صورت میں دہشت گرد تیار کئے جاتے ہیں۔

الغرض ہمیں اب آنکھیں بند نہیں رکھنی ہیں اور یہ پانچ نکاتی

ایجنڈا جو آج کی اس اہم میٹنگ کا ہے وہ بھی انہیں باتوں کو مد نظر رکھ کر بنایا گیا ہے۔

اب میں اپنی عالمی شہرت یافتہ خفیہ تنظیم SCIA کے ڈائریکٹر مسٹر مائیک سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہاوس کے معزز اراکین کو اپنی کارکردگی کے بارے میں بتائیں۔" یہ کہہ کر صدر ڈیوڈ اپنی کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اجلاس کے شرکاء بیك وقت تالیاں بجا کر دو تین بار یہ کہتے ہیں۔

"ویل ڈن ویل ڈن مسٹر ڈیوڈ ویل ڈن۔"

پچاس سالہ خوش شکل مسٹر مائیک اٹھتے ہیں اور آہستہ آہستہ سٹیج کی طرف چل کر جاتے ہیں۔۔ ہاتھ میں پکڑی فائل کو تھامے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ سٹیج پر پہنچتے ہیں۔ فائل کھولتے ہیں اور اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہیں۔۔

"شکریہ مسٹر پریزیڈنٹ! ہم نے بہت کچھ حاصل کر لیا ہے ۔ لیکن ابھی بھی بہت کچھ حاصل کرنا باقی ہے۔ اگر ایك طرف ہم نے العادہ کو ہلا کر رکھ دیا ہے تو دوسری طرف اسلامی ممالك میں ہمارے خلاف بہت نفرت پیدا ہو گئی ہے۔

میری نظرمیں یہی واحد حل ہے کہ ان ممالك کے اندر جتنا ہوسکے ایسے حالات پیدا کیئے جائیں کہ یہ ملك ہمیشہ پریشان رہیں،

معاشی طور پر انتہائی کمزور ہو جائیں تاکہ ان کو ہمارے خلاف سوچنے کا موقع ہی نہ ملے۔

آپ کو سن کر خوشی ہوگی کہ ہم نے ان ممالک میں انتہائی درجے کی فرقہ واریت پیدا کر دی ہے، تمام فرقے ایک دوسرے کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ ہم نے ان کے بڑے بڑے سیاست دان، مذہبی راہنما اور صنعت کار خرید لئے ہیں۔ ان کے ویک پوائنٹس ہماری کمپیوٹر ڈسکوں میں محفوظ ہیں۔ یہ کبھی بھی ہمارے چنگل سے نجات حاصل نہیں کر سکتے۔

ہاں...... صرف موت ہی ان کو ہم سے آزاد کرا سکتی ہے یا جب ہم چاہیں کہ اب یہ لوگ ہمارے کام کے نہیں رہے تو کسی جہاز کے حادثے میں یا کسی اور حادثے میں ان کی موت آجائے گی۔"

سب لوگ تالیاں بجاتے ہیں۔

"ویل ڈن، ویل ڈن۔" سب لوگ بیک آواز میں کہتے ہیں۔

مائیک اپنی تقریر جاری رکھتے ہیں۔

"دہشت گردی کے خلاف اس جنگ میں پاستانی صدر اور ان کے رفقاء نے ہماری بہت مدد کی۔ یہ الگ بات ہے کہ پاستان کے عوام اندرونی طور پر افکانستان اور العادہ تنظیم کے ساتھ بہت ساری ہمدردیاں رکھتے ہیں اور بہت ساری ملکی تنظیمیں نہ صرف معاشی

طور پر بلکہ عملی طور پر بھی العادہ وغیرہ کی معاونت کرتی رہی ہیں۔

آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ طالقان بھی شروع میں ایك تنظیم کی صورت میں ابھرے اور پاستان کے مذہبی مدرسے ان کی تربیت گاہیں تھیں اور اب بھی ہیں، کہ جہاں سے انہوں نے وجود لیا۔ ہماری مصدّقہ اطلاعات کے مطابق طالقان کے قائد ملا عصر اور العادہ کے قائد الامہ ابھی زندہ ہیں اور زیر زمین سر گرمیوں میں مصروف ہیں۔

لہٰذا ان ساری باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے یعنی SFBI, SCIA، آرمی سپیشل کمانڈوز اور ڈینٹا گون نے باہمی پلاننگ سے ایك نیا آپریشن یعنی 'آپریشن گیٹ یونیورس Operation get universe' شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے تحت اب کافریکہ کے مفادات کے منافی فرد کو فوری ختم کردیا جائے گا اور یہ کوئی بھی مشکوك فرد جہاں بھی ہو، جو بھی ہو، سویلین ہو، کسی حکومت میں ہو، چاہے کسی حکومت کا صدر ہو یا وزیر اعظم ہو، کوئی بڑا سیاستدان ہو، غرض دنیا کے کسی بھی حصے میں یا کونے میں ہو۔

طریقہ عمل یہ ہو گا کہ SCIA ایسے فرد کو پوائنٹ آئوٹ کرے گی۔ پھر SFBI وہاں جا کر بلا واسطہ یا باالواسطہ تحقیق کرے

گی اور اگر ' victim' کنفرم ہو گیا تو یا تو سپیشل کمانڈوز کے خصوصی ایکشن کے ذریعے یا لوکل ذرائع استعمال کرتے ہوئے اسے دنیا سے فوری مٹا دیا جائے گا۔"

ہال تالیوں کے شور سے گونج اٹھتا ہے۔ مسٹر مائیک تقریر جاری رکھتے ہوئے۔

"آپریشن گیٹ یونیورس' کے بارے میں تفصیلاً میں آپ کو نہیں بتا سکتا کیونکہ بعض تفصیلات بہت حسّاس ہیں۔ بہر حال میں خوشخبری سناتا ہوں کہ اس گرینڈ آپریشن کی وجہ سے ہم جلدی اس دنیا پر راج کریں گے اور کسی بھی ملک یا طاقت کو ہمارے خلاف سر اٹھانے کی جرأت نہیں ہو گی......"

لیکن اس سارے اجلاس میں بالکل خاموش اور کچھ پریشان سے بیٹھے کافرائیل کے وزیر اعظم مسٹر گیرون اچانک اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور چیخ کر کہتے ہیں۔

"آپ کو اپنی کامیابیوں کے بارے اتنا خوش فہم دیکھ کر مجھے بہت زیادہ حیرانی ہو رہی ہے۔ آپ اپنے دشمنوں کو چن چن کر ختم کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلے میں ان کی طرف سے نہ ختم ہونے والے یہ خود کش حملے آپ کو کبھی چین نہ لینے دیں گے۔ اگر آپ اُن کا ایک آدمی ماریں گے تو بدلے میں آپ کے دس مریں گے، آپ

لوگوں نے اس کے بارے میں کیا سوچا ہے......؟

یقین جاینئے اور آپ لوگوں نے دیکھا بھی ہے کہ ہم نے ان کفلسطینیوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھالئے ہیں ، اُن کو ہر طرح سے دبا کر دیکھ لیا ہے مگر ان کی طرف سے ان گنت خود کش حملوں نے کافرائیل کے عوام کا امن چین تباہ برباد کر دیا ہے۔"

ہال میں ایک لمحے کیلئے سب خاموش ہوجاتے ہیں ، ایک دوسرے کا منہ تکنے لگتے ہیں جیسے پن ڈراپ خاموشی ! آخر کار ورلڈ نیشنز فورم کے جنرل سیکریڑی مسٹر رابرٹ اس خاموشی کو توڑتے ہیں ۔اپنی سیٹ پر کھڑے ہو کر ہال کو مخاطب کرتے ہیں۔

"معزز حاضرین! گو کہ یہ خود کش حملے یقیناً وقتی طور پر ہم سب کیلئے باعث پریشانی ہیں، مگر کب تک...... کب تک......؟ میرا خیال ہے زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں ورلڈ نیشنز فورم کی طرف سے کافریکہ اور کافرائیل کوجو کہ اس فورم کے بہت بڑے کرم فرما ہیں ، یہ یاد دہانی اور یقین دہانی دلانا چاہتا ہوں کہ ورلڈ نیشنز فورم آپ کے مفادات کی پوری پوری نگرانی کرے گا اور اس نے خوب کی ہے۔ کس طرح کئی سال ہم نے کعراق پرپابندیاں لگائیں اور حملے کیئے اور اس کو مفلوج کردیا......؟ اور کس طرح پوری اقوام عالم حتیٰ کہ مسلمان ممالك کو مجبور کر دیا کہ کعراق کا مکمل

بائیکاٹ کردیں ......؟ اور کس طرح حال ہی میں ورلڈ نیشنز فورم نے کافریکہ کے خلاف دہشت گردی کرنے پر افکانستان اور اس کے حواریوں کو مجبور کردیا کہ کافریکہ کا ساتھ دیں......؟ یہ آپ سب جانتے ہیں اور اگر میں کہوں کہ آئندہ بھی ایسا تعاون جاری رہے گا تو بالکل سو فی صد ٹھیک بات ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کفلسطین پر اقتصادی پابندیاں لگا دی جائیں کہ وہ معاشی طور پر مفلوج ہوجائیں اور اس کیلئے ہمارا فورم ہمیشہ کی طرح حاضر ہے۔"

"جی ہاں۔ اس سلسلے میں ورلڈ فنانس بینک بھی جس طرح آپ چاہیں آپ کی مدد کر سکتا ہے۔" ورلڈ فنانس بینک کے چیئر مین بھی ہال کو مخاطب ہو کے کہتے ہیں۔

مختصراً بعد میں اراکین نے آپریشن "گیٹ یونیورس" کے بارے اپنی مختلف آراء دیں۔ اجلاس کے اختتام پر بہت اہم فیصلے کئے گئے۔ سب سے اہم فیصلہ یہ تھا کہ اس آپریشن کو فوری شروع کیا جائے اور اس کی راہ میں حائل آنے والی تمام رکاوٹوں کو ختم کرنے کیلئے کوئی دقیقہ سرو گذاشت نہیں کیا جائے گا۔

ورلڈ فنانس بینک کو ہدایات کی گئیں کہ اسلامی ممالک کو آسان شرائط پر بڑے بڑے قرضے دے کر اُن کو قرضوں کے جال میں بری طرح دبا دیا جائے۔تاکہ جب چاہا جائے تو اُن کو قرضوں کی واپسی

کیلئے بلیک میلنگ کے طور پر استعمال کر کے اپنے عزائم حاصل کئے جائیں گے۔ نیز ان ممالک میں ان قرضوں کی وجہ سے آہستہ آہستہ مہنگائی بڑھائی جائے ۔ تاکہ ان ممالک کی عوام روٹی کپڑا اور مکان میں پھنسیں رہیں۔

ورلڈ نیشنز فورم کو ہدایات کی گئیں کہ کعراق، افکانستان، پاستان اور مسعودی عرب پر پابندیاں مزید سخت کی جائیں تا کہ یہ ممالک کافریکہ کو اپنی مدد کیلئے پکاریں اور کافریکہ کو ان کو استعمال کرنے کا بھرپورموقع ملے ۔

☆☆☆☆☆☆☆

رات کے تین بجنے والے ہیں ۔ ڈاکٹر جبران اپنے بیڈ روم میں سو رہے ہیں ۔وال کلاک جیسے ہی تین بجنے کا اعلان کرتا ہے تو ایک طرف رکھا کمپیوٹر خود بخود آن ہوتا ہے۔ پھر کمپیوٹر سے بسم اللہ کی آواز آتی ہے اور ساتھ ہی کمپیوٹر ڈیجیٹل آواز آتی ہے۔

”مسٹر جبران...... مسٹر جبران...... اٹھ جائیں، بہت کام کرنے ہیں۔ بہت کام باقی ہیں۔ خود بھی اٹھیں اور قوم کو بھی بیدار کریں۔“کمپیوٹر یہ کلمہ تکرار کرتا ہے کہ جبران بڑبڑا کر اٹھ جاتا ہے اور کمپیوٹر سے مخاطب ہوتا ہے۔

”یار تم بے جا زیادہ نہ بولا کرو...... میں تمہارے دوسرے کلمے

ہی سے اٹھ گیا تھا۔اب ایك دم تو اٹھ کر بھا گنے سے میں باز آیا۔ زیادہ تنگ کیا تو پیچھے سے سوئچ آف کردوں گا۔“

کمپیوٹر آواز۔ ” مسٹر جبران......! ایك تو نیکی کرو دوسرا اسے دریا میں ڈالو۔ بجائے شکریہ ادا کرنے لگے ہیں......ہوں......شکوے شکایت کرنے۔“

یہ منی روبوٹ کمپیوٹر اصل میں ڈاکٹر جبران کی حیرت انگیز ایجاد ہے۔ جس میں انہوں نے اس طرح کی پروگرامنگ کی ہے کہ یہ جبران کو ان کے مسائل میں مشورے دیتا ہے اور ان سے محو گفتگو رہتا ہے۔ سی ڈی روم کے سائز کا ربوٹ کمپیوٹرڈاکٹر جبران کی تخلیقی صلاحیتوں کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ ڈاکٹر جبران ایك سافٹ ویئر انجینئر، ہارڈ ویئر انجینئر، الیکٹریکل انجینئر اور فزکس میں پی۔ایچ۔ڈی، ہیں۔

45 سالہ جبران کافریکہ میں اٹامك انرجی کمیشن میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر تھے۔ اچھی خاصی تنخواہ لے رہے تھے ۔مگر کافریکہ کی اینٹی اسلام کاروائیوں سے تنگ آکر جہاں بہت سارے مسلمانوں نے یہ ملك چھوڑ دیا۔ وہاں جبران بھی خفیہ طریقے سے پاستان آگئے اور کسی کو بھی پتہ نہیں کہ جبران کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔؟ یہاں آکر انہوں نے ایك تنظیم کی بنیاد ڈالی ۔جس میں زیادہ تر

وہی لوگ ہیں جو کافریکہ سے بھاگ کر آئے ہیں۔ ان لوگوں میں صنعتکار ، سائنسدان اور تعلیمی ماہرین خصوصی طور پر شامل ہیں۔ اس تنظیم کا نام ہے ایم ایف پی (MFP) یعنی " مین فار پیس Men For Peace"

یہ تنظیم ابھی کھل کر کام نہیں کر رہی تھی۔ ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ چونکہ یہ لوگ کافریکہ میں سالوں سال گزار کر آئے ہیں اس لئے کافریکہ کی بدمعاشیوں اور مکاریوں سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ایک طرف کافریکہ مسلم ممالک سے اپنی دوستی کے راگ الاپتا ہے اور دوسری طرف آستین کا سانپ بن کر ان ہی دوستوں کوتباہ برباد کر دیتا ہے اور پوری یہودی لابی اُن کے ساتھ ہے۔

کافریکہ کی دوستی کے دوہرے معیار کا یہ رویہ صرف مسلمانوں کیلئے ہی ہے۔ غیر مسلموں کیلئے وہ اپنا سب کچھ نچھاور کر دیتا ہے اور اُن کے مفادات کی نگرانی میں کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھتا۔ MFP کے دوسرے مقاصد میں ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ کس طرح اقوام عالم کو اندر ہی اندر کافریکہ کے مظالم سے آگاہی کرائی جائے۔؟ کیونکہ کافریکہ کی اینٹی اسلام پالیسیوں کی وجہ سے دنیا دو بڑے گروپوں میں تقسیم ہو رہی ہے اور یہ ٹھیک نہیں ہے یعنی اسلامی ممالک ایک طرف اور کافریکہ اور اس کے حواری دوسری طرف

……اور یہ چیز دنیا میں ایک عرصے سے قائم اتحاد کو ختم کرتی جارہی ہے۔ جس سے ہر وقت دہشت گردی جیسے حالات پھل پھول رہے ہیں۔ کاروباری حالات خراب ہوتے جار ہے ہیں کیونکہ اب ایشائی ممالک کافریکہ اور اس کے حواریوں کے ساتھ اپنا کاروبار کم کرتے جارہے ہیں۔ایک دوسرے ممالک میں سفر کم ہوتا جارہا ہے۔

عیسائی ممالک میں مسلمانوں کی زندگیاں اور اسلامی ممالک میں صدیوں سے بسنے والے عیسائی اپنی زندگیوں کو غیر محفوظ محسوس کررہے ہیں اور ان سارے حالات کی جڑ کافریکہ کی وہ پالیسیاں ہیں کہ جس کے تحت وہ اپنے آپ کو سپر پاور منوا کر پوری دنیا میں راج کرنا چاہتا ہے ۔ اس کی اس خواہش میں واحد رکاوٹ وہ اسلامی ممالک ہیں جو اپنی انا اور خود داری میں سوائے اللہ کے کسی اور کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکتے۔ نیز اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے اور یہی چیز کافریکہ کیلئے نا قابل قبول ہے۔ اپنی طاقت کے نشے میں وہ اپنے آگے آنے والی ہر چیز کو ملیا میٹ کردینا چاہتا ہے اور ایسا کرتا کر رہا ہے۔

ایم ایف پی چاہتی ہے کہ دنیا میں امن کا بول بالا ہو۔ لوگ لسانی ، مذہبی اور علاقائی حدود سے ماورا ہو کر اتحاد اور یگانگت کے ساتھ رہیں۔ بہر حال MFP کے جہاں دوسرے ونگ کام کر رہے

ہیں وہاں ایک ونگ ”سبق سکھائو ونگ“ یعنی SKW کام کر رہا ہے ۔جس کی سر پرستی ڈاکٹر جبران خود کر رہے ہیں ۔جس کا ماٹو ہے کہ ”لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے ۔“ یعنی کافریکہ کو سبق کھانا پڑے گا اور اس کا بھولا ہوا سبق یاد کرانا پڑے گا۔ SKW مختلف تجربات کرتا رہتا ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں جدید لیبارٹریز قائم ہیں جو انتہائی خفیہ طریقے سے کام کر رہی ہیں۔ ایک ہی سائنٹیفك تجربہ مختلف لیبارٹریوں میں ہوتا ہے۔ تاکہ اگر کسی طرح سے لیب کے مقامات کا کافریکہ یا اس کے حواریوں کوپتہ چل جائے تو لیب کو فوراً تباہ کر دیا جائے تاکہ دوسری لیبز میں کام جاری رہے۔ آج کل SKW ایک بہت اہم تجربے پر کام کر رہا ہے۔ جس کے لئے جبران کو دن رات کٹھن کام کرنا پڑ رہاہے۔

جبران اپنے بستر میں لیٹے لیٹے اپنے کمپیوٹر روبوٹ کو کہ جس کا نام انہوں نے سنی رکھا ہے، مخاطب ہوتے ہیں ۔ ”ابے سنی...... کیا ہوا چپ کیوں ہو گئے ہو ...... ؟“

سنی چپ ہے ۔

وہ اٹھ کر باتھ روم جاتے ہوئے پھر اسے مخاطب کرتے ہیں۔

”یار سنی۔ اتنی بے رخی اچھی نہیں ہوتی۔ تم تو ناراض ہونے میں انسانوں سے بھی بڑھ گئے ہو۔“ سنی ان کی بات کو دھراتا ہے۔

"یار سنی۔ اتنی بے رخی اچھی نہیں ہوتی۔ یار سنی اتنی بے رخی اچھی نہیں ہوتی۔" پھر سنی قہقہ لگاتا ہے۔

اتنے میں جبران باتھ روم سے نکل کر آتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں تولیہ ہے جو وہ سنی کے اوپر پھینك دیتا ہے۔اب جبران ہنستا ہے اور کہتا ہے۔

"میرا خیال ہے اب تم تھوڑی دیر کیلئے سو جاؤ۔ بہت جھك مارلی۔"

تولیہ کے نیچے سے سنی پکارتا ہے۔

"جبران صاحب۔ میرا سانس گھٹ رہا ہے۔ بے چینی ہورہی ہے۔ خدارا میرے اوپر سے تولیہ اٹھائیں۔ ایسا لگتا ہے کہ فلك میرے اوپر گر گیا ہے۔"

جبران قہقہ لگاتا ہے۔ "اب میری باری ہے قہقہ لگانے کی۔ تم بڑی میری نقل اتار رہے تھے۔ اب اتارو نقل۔"

"سوری با با جی۔" سنی کہتا ہے۔

"اب نہیں اتاروں گا آپ کی نقل۔ آپ مہا شکتی مہان ہیں اور ویسے بھی میرے تخلیق کار ہیں۔اگر میں نے آپ کو ناراض کر دیا تو آپ میرے اندر گڑ بڑ کر دیں گے۔"

"ابے چپ!" جبران اس کے اوپر سے تولیہ اٹھاتے ہوئے کہتے

ہیں۔

"کوئی بھی خالق اپنی تخلیق کو خراب نہیں کرنا چاہتا بلکہ اس میں ہر لمحہ بہتری ہی کی کوشش کرتا ہے۔ تم میرا مطلب سمجھ رہے ہونا......"

سنی ہکلاتے ہوئے۔"جی...... ج ......جی سر یعنی آپ اب میری زیادہ بولنے کی عادت کو ختم کریں گے۔"

" سمجھدار ہو ۔" جبران نے تصدیق کی۔ جبران اب سنی کو پکڑے ساتھ والے کمرے میں جاتے ہیں۔

"چلوبھئی۔ اب تھوڑا کام بھی کر لیں بہت باتیں ہو گئیں۔"

پھر ٹائم دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں۔

"اور ہاں ساڑے تین بجنے والے ہیں ۔ کاشنگٹن ڈی سی سے عمران کا بہت ضروری فون آنے والا ہے۔"

جبران دروازہ کھول کر ساتھ والے کمرے میں داخل ہوتے ہیں جو کہ ایک بہت بڑی کمپیوٹر لیب ہے ۔ اس وقت کافی لوگ کمپیوٹرز پر بیٹھے اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہیں۔ ایک کمپیوٹر سے ایک نوجوان جوان کا پرسنل اسسٹنٹ سعید ہے، اٹھ کر جبران کے پاس آتا ہے۔

"سر۔ عمران صاحب نے بہت ضروری بات کرنی ہے وہ ابھی بھی

آن لائن ہیں۔“

”ہاں مجھے پتہ ہے۔ سنی نے اٹھتے ہی مجھے بتا دیا تھا۔“ جبران اپنی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہتے ہیں۔

”تم جاؤ میں اُن سے خود ہی بات کرتا ہوں۔“ جبران سعید کو بھیج دیتے ہیں۔جبران کمپیوٹر کا کی بورڈ پکڑتے ہیں اور سکرین پر نظریں جماتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد نیٹ میٹنگ میں عمران آجاتا ہے۔

عمران نیٹ میٹنگ سے بولتا ہے۔ ”یار جبران بہت بڑی خبر اور بہت خطر ناك بھی......“

جبران ہیڈ فون کان کو لگاتے ہوئے۔ ”یار بولو بھی کیا ایمر جنسی لگا رکھی ہے۔“

عمران جبران کو کافریکہ کے ’آپریشن گیٹ یونیوریس‘ کے بارے بتاتا ہے۔ جبران بڑی توجہ سے سن رہے ہیں اور ساتھ ہی اُن کے تیور بدلتے جارہے ہیں۔

سنی کہتا ہے۔ ”جبران صاحب کیا بات ہے اب آپ چپ ہو گئے ہیں۔؟“

جبران آگے ہاتھ بڑھا کر سنی کو آف کر دیتا ہے اور پھر نیٹ میٹنگ سے عمران کی باتیں سننے میں لگ جاتاہے۔ کچھ دیر کے بعد

جبران نیٹ میٹنگ ختم کرتا ہے۔ چہرے سے کافی پریشانی جھلک رہی ہے۔ پھر دوبارہ کمپیوٹر آن کرتا ہے۔ ہیڈ فون کانوں کو لگاتا ہے اور کی بورڈ پر کچھ کمانڈ دیتا ہے۔تھوڑی دیر کے بعد سکرین پر عمران ظاہر ہوتا ہے۔

"کیا بات ہے جبران صاحب! میٹنگ بند کیوں کردی تھی اور ساتھ ہی آپ نے کمپیوٹر بھی آف کر دیا......؟" عمران نیٹ میٹنگ سے کہتا ہے۔

"یار عمران کافریکیوں کے اس نئے ظالم اور لعنتی 'آپریشن گیٹ یونیورس' نے مجھے کچھ لمحات کے لئے پریشان سا کر دیا تھا۔ لیکن اب میں ٹھیک ہوں......" جبران ایک ٹھنڈی آہ بھر کر کہتا ہے۔

"آپ کی بلیک ہیلمیٹ کی ایجاد کہاں تک پہنچی ہے۔ جبران صاحب......؟" عمران پوچھتا ہے۔

"کافی کامیابی حاصل کرلی ہے۔ بس کانٹ چھانٹ رہ گئی ہیں اور ایک مسئلہ اس ہیلمیٹ کوری چارجنگ کا بھی ہے۔ لیکن بفضل خدا جلد ہی یہ رکاوٹ بھی دور کر لوں گا، پھر بتاؤں گا ان گوروں کو کہ ہمارا آپریشن ان کے آپریشن کے مقابلے میں کتنا خطرناک ہے۔"

"بیسٹ آف لک۔ جبران صاحب۔ ہمیں آپ سے بہت امیدیں

ہیں۔ ایك اللہ کے بعد آپ ہی ہماری امیدوں کی کرن رہ گئے ہیں۔ ورنہ یہ امت مسلمہ تو صدیوں تك ان گوروں کی غلامی کیلئے بالکل تیار بیٹھی ہے۔“ عمران نے اپنی پریشانی ظاہر کی۔

” نہیں نہیں ...... وہ وقت کبھی نہیں آئے گا۔ انشاء اللہ۔“ جبران نے اپنے عزم کا اظہار کیا۔

” SKW کافریکہ اور اس کے حواریوں کو ناکوں چنے چبوادے گا انشاء اللہ۔“ عمران بھی اپنے عزم کا اظہار کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Some Internal Chapters of Novel.....

کافریکہ میں SCIA کے ہیڈ کواٹرمیں SCIA کے چیف اپنے سکواڈ کے ساتھ مین گیٹ پر آتے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کے باڈی گارڈز بھی ہیں۔ گاڑی سے باہر نکل کر عمارت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ SCIA کے ڈپٹی ڈائریکٹر وہاں کھڑے ہیں، آگے بڑھ کر ان سے مصافحہ کرتے ہیں۔

” چیف...... آپ فون پر بہت جلدی میں تھے اس اجلاس کو بلانے کیلئے خیریت ہے!“ ڈپٹی ساتھ چلتے چلتے پوچھتا ہے۔ اتنے میں لفٹ آجاتی ہے۔ دونوں لفٹ میں داخل ہوتے ہیں۔ لفٹ چلتی ہے۔

"ہاں بھئی۔ میں سیدھا گرین ہاؤس سے آرہا ہوں۔ مسٹر پریذیڈنٹ نے بلایا تھا۔ آپریشن گیٹ یونیورس میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں۔" چیف مسٹر مائیک بتاتے ہیں۔

لفٹ رکتی ہے۔ دونوں لفٹ سے باہر نکلتے ہیں۔ ایک طرف چلنے لگتے ہیں اور پھر کانفرنس ہال میں داخل ہوتے ہیں ۔ جہاں پہلے ہی SCIA کے افسران ان دونوں کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔

"جی ہاں۔" مائیک اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے شرکاء مجلس سے مخاطب ہوتے ہیں۔

"ہم نے اپنے آپریشن گیٹ یونیورس میں تھوڑی تبدیلی کی ہے ۔ اس لئے آپ لوگوں کو ایمرجنسی بلایا گیا ہے۔ صدر ڈیوڈ کی خواہش تھی کہ پہلے مرحلے میں پوری دنیا میں عام طور پر اور اسلامی دنیا میں خاص طور پر اُن لوگوں کو دنیا سے فارغ کیا جائے کہ جو سابقہ حکومتوں میں رہے ہیں اور انہوں نے کافریکی مفادات کے خلاف کام کیا تھا۔ اس لسٹ میں ہٹ شخصیات اور ان کے جرم یہ ہیں۔

ا۔ مسٹر گلباز شریف: جنہوں نے کافریکی مفادات کو زبردست نقصانات پہنچائے اور بے انتہا پریشر کے باوجود ایٹمی دھماکے کر کے ہمارے دیرینہ دوست سنڈیا کیلئے مشکلات پیدا کیں بلکہ علاقے میں عدم توازن بھی پیدا کر دیا۔ اس وقت مسعودی عرب میں مقیم ہیں۔ ان

کو ایك کمانڈو ایکشن کے ذریعے ملكِ عدم پہنچایا جائے گا۔

۲۔ مس کبیرہ: گو کہ وقتاً فوقتاً اس سابقہ وزیر اعظم پاستان نے کافریکی مفادات کو بہت فائدے پہنچائے، مگر اکثران کا کردار بے اعتباری سا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ کبھی ادھر اور کبھی ادھر جیسی حرکات کی مرتکب رہی ہیں۔ کافی کافریکی رازوں سے واقف ہیں۔

لہذا اُن کے اس انتہائی بے اعتباری رویہ کی وجہ سے کافریکی مفادات کو خطرہ ہے ۔ اس لئے اُن کو بھی ملك عدم پہنچانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ آج کل دبئی میں مقیم ہیں۔ ان پر بھی ایك کمانڈو ایکشن کیا جائے گا۔

۳۔ دھران کے سابقہ صدر آیت سبحانی: کافریکی مفادات کے خلاف بہت بڑا خطرہ...... ان کو بحر ہند میں بحری بیڑہ سے حملہ کر کے ختم کیا جائے گا۔"

سب لوگ ان کی باتیں اور ہدایت بڑے انہماك سے سن رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

مسعودی عرب کے شہر جدّہ میں سرکاری رہائش گاہ میں پاستان کے سابقہ وزیر اعظم عصر کی نماز کیلئے تیاری کر رہے ہیں کہ فون کی گھنٹی بجتی ہے۔ اُن کا سیکریٹری ان کو آکر اطلاع کرتا ہے کہ کافریکہ کے سفیر مسعودی عرب میں اُن سے فون پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

گلباز شریف یہ سن کر چونکتے ہیں کہ اتنے سالوں کے بعد کافریکہ والوں کو کیا خیال آگیا مجھ سے رابطہ کرنے کیلئے۔ بہر حال کچھ پریشان سے، کچھ حیران سے اور کچھ خوشی کے تاثرات کے ساتھ کہ آخر کافریکہ کو ان کی ضرورت پڑ گئی، اسی رہائش گاہ میں واقع اپنے دفتر میں جاتے ہیں۔ انہیں ملے جلے تاثرات کے ساتھ فون پکڑتے ہیں اور محو گفتگو ہوتے ہیں۔

”ہیلو......! مسٹر گلباز شریف......! آخر دو دوست کب تک ایک دوسرے سے الگ تھلگ رہ سکتے ہیں۔؟ آپ کو ہمارے صدر ڈیوڈ کا سلام قبول ہو۔“ فون پر مسعودی عرب میں مقیم کافریکی سفیر گفتگو شروع کرتے ہیں۔۔

”میرا بھی سلام اُن تک پہنچا دیجئے۔ آپ نے صحیح کہا کہ دو اچھے وقتوں کے دوست زیادہ دیر ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں رہ سکتے۔ مجھے خوشی ہے کہ صدر ڈیوڈ نے ایک بار پھر مجھے یاد کیا۔“

گلباز فون پر جواب دیتے ہیں۔

”ہمیں افسوس ہے کہ کچھ حالات کی بنا پر آپ کو اپنا ملک چھوڑنا پڑا اور ہم آپ کے کام نہ آسکے۔“

”لیکن اس کے بعد بھی آپ نے کئی سال تک مجھے بھلائے رکھا۔ بعد میں تو یاد کرسکتے تھے۔“ گلباز نے شکوہ کیا۔

”جی ہاں...... آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ مگر حالات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا کہ کافریکہ کو ترجیحی بنیادوں پر کچھ دوسرے ضروری معاملات نپٹانے پڑے۔ جیسا کہ آپ بھی جانتے ہوں گے کہ طالقان اور العادہ وغیرہ کے دہشت گردی کے معاملات۔“

لسٹ سے خارج کردیا تھا۔ شاید آپ کو پتہ نہیں کہ ہم صرف کہتے ہیں‘

We are not good listners

اور جو ہماری نہ سنے بلکہ اُلٹا آگے سے کہنے لگے تو ہمیں اچھا نہیں لگتا اور جو ہمیں اچھا نہیں لگے تو ہم چاہتے ہیں کہ دُنیا بھی اُسے اچھا نہ جانے، مسٹر گلباز صاحب بڑی فکر ہے آپ کو طالقان کی ......

☆☆☆☆☆☆☆

عالیشان ہوٹل مون کے کیبن نمبر 5 میں مسٹر گلباز بیٹھے ہیں اور چائے سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ بار بار رسٹ واچ دیکھ رہے ہیں جو کہ پانچ بجنے کا اعلان کرنے والی ہے۔ لیکن کافریکہ کے سفیر کا دور دور تک پتہ نہیں۔ گلباز بے چینی سے سامنے پڑے میگزین کو اٹھاتے ہیں اور ورق گردانی کرنے لگتے ہیں۔ اب سوا پانچ ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی نہیں آیا...... کہ دو سوٹڈ آدمی ہاتھ میں بریف کیس لئے کیبن میں داخل ہوتے ہیں۔

”میرا خیال ہے کہ مسٹر گلباز شریف آپ ہی ہیں......؟ ایک آدمی استفسار کرتا ہے۔

”جی ہاں...... مجھے ہی گلباز شریف کہتے ہیں۔“

وہ دونوں خالی کرسیوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔

”بے تکلفی کیلئے معذرت......!“ ایک آدمی بیٹھتے ہوئے کہتا ہے۔

”ہمیں کافریکہ کے عزت مآب سفیر نے بھیجا ہے۔ انہیں ایک ضروری اجلاس کیلئے کافریکہ جانا پڑ گیا۔ جس کیلئے انہوں نے معذرت کی ہے۔“ پھر بریف کیس گلباز کو پکڑاتے ہوئے کہتے ہیں۔

”اس بریف کیس میں کچھ فائلیں ہیں۔ آپ گھر جا کر اطمینان سے پڑھ لیں۔ وہ آپ کو ٹھیک دو دن کے بعد دوبارہ رابطہ کریں گے اور

اس فائل کے بارے میں آپ کی قیمتی رائے لینا چاہیں گے۔"

گلباز بریف کیس پکڑ کر ٹیبل کے اوپر رکھ لیتے ہیں۔

" آپ کیا لیں گے ...... میرا مطلب ہے کہ چائے یا کافی یا کولڈ ڈرنکس ......؟" گلباز ان سے پوچھتے ہیں۔

دونوں اٹھتے ہیں۔ "بس سر......! ہم اب چلیں گے ۔ کچھ اور دوسرے ضروری کام بھی کرنے ہیں ۔" اور دونوں کیبن سے نکل کر باہر چلے جاتے ہیں۔

اُن کے جانے کے بعد گلباز بریف کیس کو چند لمحوں کیلئے گھورتے ہیں۔ پھر پکڑتے ہیں، اٹھتے ہیں اور باہر چل پڑتے ہیں۔ ہوٹل سے باہر نکلتے ہیں جہاں ان کے سکیورٹی گارڈز ان کی کار کا دروازہ کھولتے ہیں۔ دو گارڈز ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور سکیورٹی کار آگے آگے اور گلباز کی کار پیچھے پیچھے رواں دواں ہوتی ہے۔

دونوں کاریں ہوٹل کی پارکنگ سے نکل کر مین روڈ پر آجاتی ہیں۔ گلباز اپنی کار میں بیٹھے اس بریف کیس کو گھورے جا رہے ہیں۔ پھر اس کو اپنی گود میں رکھ لیتے ہیں کہ ان کا موبائل بجتا ہے۔ دوسری طرف سے ان کے بھائی گلراز شریف ہیں۔

" کیا ہوا......؟ گلباز صاحب، ملاقات کر لی سفیر سے۔ کیا کہتا تھا......؟"

” نہیں یار...... خود تو نہیں آیا، اپنا نمائندہ بھیج دیا تھا۔ خود کسی ضروری میٹنگ کے سلسلے میں کافریکہ چلا گیا ہے“ گلباز نے تفصیل بتائی۔

” کچھ بریف کیس میں فائلیں دے گیا ہے۔ کہ سٹڈی کروں اور اپنی رائے بتائوں۔“

” کیا کہا۔! .... بریف کیس ..... ؟“ گلزار نے اپنی حیرانگی کا اظہار کیا۔

” ہاں بھئی اس میں اتنا حیران ہونے کی ضرورت ....؟ “ گلباز نے بریف کیس کو گھورتے ہوئے کہا اور پھر اس کو کھولنے لگتے ہیں۔

” گلباز بھائی آپ اس کو مت کھولیں، مجھ کچھ گڑبڑ لگ......“

لیکن اس کے پہلے کہ اُن کی بات پوری ہوتی ، گلباز کی کار سڑك میں چلتی ہوئی ایك بہت بڑے دھما کے سے اڑ جاتی ہے۔ گاڑی کے اندر چاروں آدمیوں کے جسموں کے پرخچے اڑ جاتے ہیں۔ آناً فاناً یه خبر سارے مسعودی عرب میں پھیل جاتی ہے۔ لوگ جوق در جوق اکٹھا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد مسٹر گلراز شریف بھی اپنے بوڑھے والد کے ہمراہ جائے وقوع پر پہنچ جاتے ہیں۔

جس کار میں گلباز شریف بیٹھے تھے ، اس کا نام و نشان تك

نہیں، دور دور تک کار کے ٹکڑے بکھرے پڑے ہیں۔ جائے وقوع انسانی اعضاء سے اور خون سے بھرا نظر آ رہا ہے۔ اگلی کار جو سکیورٹی گارڈز کی تھی، بھی دھماکے سے سامنے کھمبے سے جا ٹکرائی تھی، مگر وہاں کوئی جان ضائع نہیں ہوئی۔ سارا محل وقوع پولیس کی گاڑیوں، ایمبولینس سے اور ٹی وی چینلز کی آئوٹ ڈور موبائل یونٹس سے بھرا ہوا ہے۔ گلراز کی گاڑی ایک طرف آ کر رکتی ہے۔ انتہائی پریشان حالت میں جلدی سے وہ نیچے اترتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر پولیس چیف ان کی طرف آتا ہے اور ان کو جائے وقوع سے جانے کا کہتا ہے۔

گلراز حامی بھرتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد حالات کا جائزہ لیتے ہوئے انتہائی مایوس حالت میں آہستہ آہستہ چلتے چلتے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہیں اور گاڑی میں بیٹھ جاتے ہیں۔ لیکن جو آنسوئوں کا سمندر انہوں نے روکا ہوا تھا، امنڈ آتا ہے اور اپنے والد حاجی شریف کی گود میں سر رکھ کر بلک بلک کر رونا شروع کردیتے ہیں۔ حاجی صاحب ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہیں۔

”بس کر بیٹے! خدا کو یہی منظور تھا......“ حاجی شریف آبدیدہ ہوتے ہوئے کہتے ہیں۔

”والد صاحب۔ میرا بھائی مجھ سے جدا ہو گیا...! کا فریکیوں نے

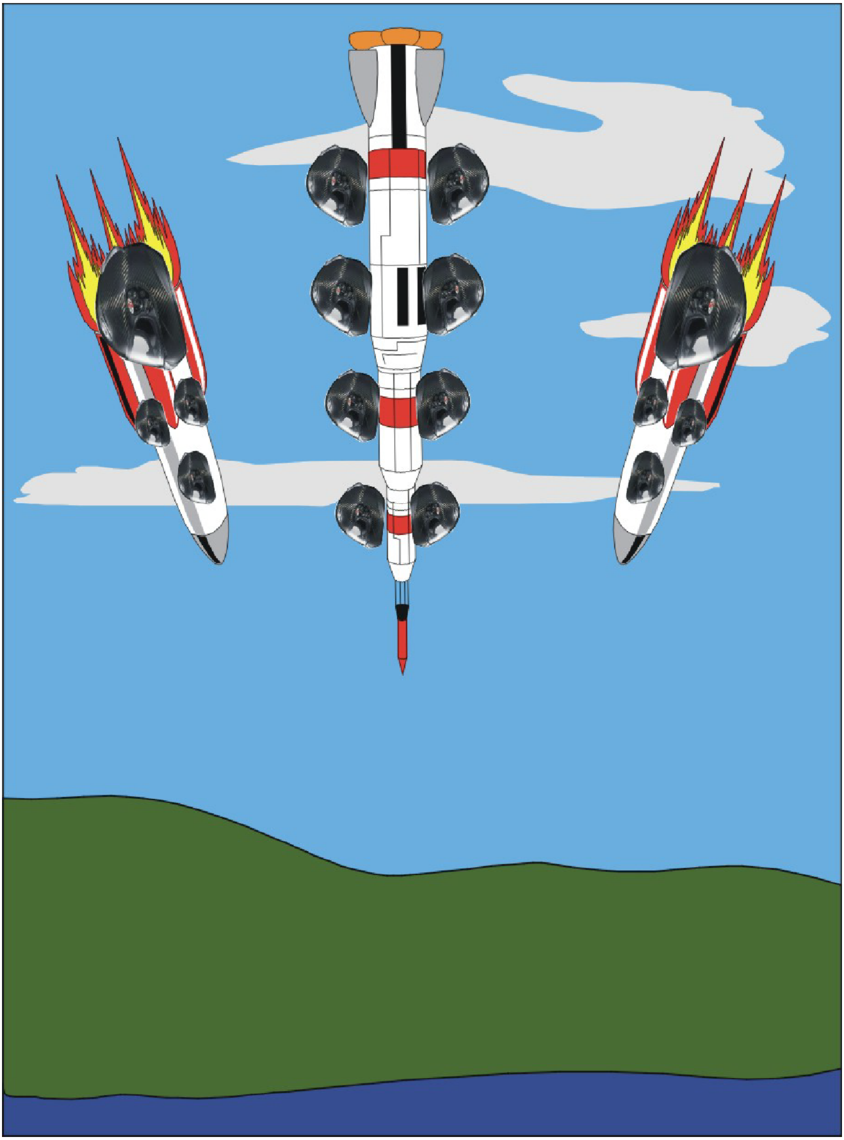
آخر کار اسے مار دیا۔ کب تک وہ ان سے بچتا رہا۔ اف خدایا ان ظالموں کو کون پوچھے گا... کون پوچھے گا...؟" گلراز روتے روتے بہک رہا تھا۔

"دنیا مکافاتِ عمل ہے بیٹا۔ ہر چڑھنے والا سورج غروب بھی ہوتا ہے۔ نہ جانے اس دنیا میں کتنے لوگوں کے سورج چڑھے اور غروب ہو گئے۔ انشاء اللہ ان درندوں کا بھی جلد ہی سورج غروب ہو جائے گا......" حاجی صاحب گلراز کی ڈھارس بندھا رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Some Internal Chapters of Novel.....

مسعودی عرب میں گلراز کا گھر لوگوں کے ہجوم سے کھچا کھچ بھرا پڑا ہے۔ تعزیت کرنے والوں کا ایک جمِ غفیر ہے۔ ادھر پوری دنیا سے ٹیلیفون کالز، موبائل کالیں، یہ سب گلراز کو اکیلے ہی سنبھالنی پڑ رہی ہیں اور اوپر سے حاجی شریف کو بہت خطرناک دل کا دورہ پڑا ہے اور وہ اس وقت سے بے ہوش ہیں۔ ڈاکٹرز نے ان کی حالت بہت خطرے میں بتائی ہے۔ غرض وطن سے دور پریشانیوں کا طوفان ہے ۔ جس کا سامنا گلراز اکیلے کر رہا ہے کہ اتنے میں ایک اور بری خبر سننے میں آتی ہے کہ حاجی شریف صاحب انتقال کر گئے ہیں۔



اب تو گلراز کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ لوگ آگے بڑھ کر اس کو دلاسا دیتے ہیں۔، کوئی اس کو سینے سے لگاتا ہے، کوئی اس کے کندھے تھپکتا ہے، کوئی اس کے آنسو صاف کرتا ہے اور کوئی اس کو پانی پلاتا ہے۔ اس کی حالت بگڑتی جارہی ہے اور اندر خواتین ماتم کررہی ہیں، بین کر رہی ہیں اور باہر گلراز شدید صدمے سے نڈھال ہوتا جا رہا ہے کہ ایك موبائل فون آتا ہے کوئی صرف گلراز سے بات کرنا چاہتا ہے۔ کسی نے موبائل گلراز کے کان پر لگا دیا۔ نہ جانے کس نے کیا کہا کہ فون سننے کے بعد گلراز کو چپ سی لگ گئی۔؟

☆☆☆☆☆☆☆

بحرِہند میں تعینات کافریکہ کا بہت بڑا بحری بیڑہ "میرین سٹار" پانیوں میں رواں دواں ہے ۔ اس بیڑے میں ایئر کرافٹ کیریئر، آبدوزیں اور چھوٹے جہاز وغیرہ شامل ہیں۔

" میرین سٹار " کے چیف کمانڈنٹ جنرل فرینك اس وقت آئندہ ہونے والے ایکشن پلان کے بارے میں اپنے آفس میں بیٹھے افسروں اور جوانوں کو بریفنگ دے رہے ہیں۔

اس وقت رات کا ایك بج چکا ہے۔ باہر تاریکی ہی تاریکی ہے

اور اندر ظلم کی ایک نئی کہانی لکھے جانے کی پلاننگ ہو رہی ہے۔
ایسا لگتا ہے کہ رات کی سیاہی نے اندر میرین سٹار میں رہنے والوں کے دل بھی سیاہ کر دیئے ہیں اور واقعی ان کے دل سیاہ کیوں نہ ہوں کیوں کہ اسی میرین سٹار نے حال ہی میں افکانستان کے لوگوں پر اپنے ظلموں اور بربریت کی ان گنت دہشت ناک کہانیاں لکھی تھیں۔ لیکن ابھی تک ان کو چین نہیں آیااوراب انہیں‌مزید پلان سونپے گئے ہیں۔ یعنی مزید ایک اور باب کا اضافہ ہو گا ان کے بربریت کے کارناموں میں۔ شاید ایسی بربریت تو چنگیز خان اور ہلاکو خان نے بھی نہیں کی ہو گی۔

ایسا لگتا ہے کہ میرین سٹار میں رہنے والا ہر آدمی بے گناہوں کا خون چوسنے میں سپریم صلاحیت رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے افکانستان کی حالیہ جنگ میں اسی میرین سٹار نے بہت بڑا اور ”کی“ رول ادا کیا تھا اور اسی وجہ سے جنگ کے بعد صدر ڈیوڈ خود چل کر میرین سٹار کے کارکنوں کو میڈلز دینے بحری جہاز پر آئے تھے اور کیوں نہ آتے۔

آخر میرین سٹار ہی نے تو سابقہ کعراقی جنگ میں بھی ان کے فرنٹ مین کا رول ادا کیا تھا۔ جس میں بھی ہزاروں بے گناہ کعراقیوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی تھی، محض کعراق کو کافرائیل کے

آگے نیچا دکھانے کی خاطر۔ یا شاید کافرائیل کا ایک طاقتور دشمن ختم کرنے کی خاطر۔ یا شاید مسلمانوں کو مسلمانوں سے ہی مروانے کی خاطر۔ تا کہ ایک ہی وار میں کئی دشمن مٹ جائیں۔

بہرحال میرین سٹار کافریکہ کا بہت بڑا بحری بیڑا ہے یا دوسرے معنوں میں کافریکہ سے تربیت شدہ بہت بڑی دیوہیکل شارک مچھلی کہ جس کا کام ہی ہے بے گناہ مسلمانوں پر حملے...... اور بس...... کہ جس نے اب تک اپنے وحشت ناک حملوں میں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کا خون چاٹ لیا ہے اور جس کے پیٹ میں اب تک کسی غیر مسلم کے خون کا ایک قطرہ بھی نہیں گیا ہے۔ ہے نا کتنی حیرت کی بات۔؟ شاید اس لیے کہ مسلمانوں کے خون میں کلمہ پاک کی خوشبو اسے بہت اچھی لگتی ہے اور دنیا جہان سے اس خوشبو کو وہ اپنے پیٹ میں سمانا چاہتی ہے۔ یا شاید اس لیے کہ اسے غیر مسلم کے خون سے کفر کی بدبو آتی ہے اسی لیے یہ اب تک کسی بھی غیر مسلم کو ہاتھ نہ لگا سکی ہے۔

"بہادر جوانو...... !" جنرل فرینک خطاب شروع کرتے ہیں۔

"ہمیں فخر ہے کہ ہم کافریکہ کیلئے بے مثال کارنامے سرانجام دے چکے ہیں کہ جو تاریخ کا ایک حصّہ بن چکے ہیں۔ بے شمار موقعوں پر ہماری اس میرین سٹار نے کافریکہ کے مفادات کے تحفظ

کیلئے یادگار کردار ادا کیے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کافریکہ کی آرمی میں بھرتی ہونے والے ہر جوان کی یہ خواہش ہوتی ہے ، خواب ہوتا ہے کہ وہ ایک بار ضرور بہ ضرور میرین سٹار کی ٹیم میں شامل ہو کر کوئی کارنامہ سرانجام دے۔

آپ لوگ بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ اس وقت میرین سٹار کی ٹیم میں شامل ہیں اور ایک تاریخ رقم کر رہے ہیں......“

سارے جوان وافسران تالیاں بجاتے ہیں۔

”ہمیں ایک بار پھر ریڈ الرٹ کا سگنل دیا گیا ہے، کعراق ایک بار پھر کل پرزے نکال رہا ہے۔ ہم نے اس کو کچھ سال پہلے بھی سبق سکھایا تھا اور اب پھر اس کو ناکوں چنے چبوا دیں گے اور ہاں اس بار کافریکہ کے اتحادی شاید ساتھ نہ ہوں۔ ساری جنگ ہمیں اکیلے ہی لڑنی پڑے گی۔ لیکن جنگ سے پہلے ہم نے ’آپریشن گیٹ یونیورس‘ کو آگے بڑھانا ہے ۔ یعنی کافریکہ کے دو بڑے دشمن کعران کے سابقہ صدر آیت سبحانی اور پاستان کے سابقہ وزیراعظم کو میزائل اٹیکس سے ختم کرنا ہے۔ ہمارا بحری جہاز ’کوبرا‘ میزائیلوں سے لیس ہے جو کہ سیٹلائٹ گائیڈڈ میزائل ہیں۔“

"Target Distance = 3500 کلومیٹر“

”میزائل کوبرا سپیڈ = 3000 کلو میٹر پر آور“

”ہٹ ٹارگٹ ٹائم	=	تقریباً سوا گھنٹہ“
”کرنٹ پوزیشن	=	گڈ ورکنگ“
Any Enemy Reply "	=	ناٹ ییٹ“
Enemy Status "	=	اپنے بیڈ روم میں سو رہا ہے“
”سیٹلائٹ گائیڈڈ سسٹم	=	بیسٹ ورکنگ ییٹ“
”سیٹلائٹ لنک رسک فیکٹرز	=	موسم ٹھیک ہے۔ کوئی طوفان نہیں آ رہا۔“
”گرائونڈ لنک حالات	=	آل اوکے ییٹ“
”سیٹلائٹ لنک رسک فیکٹرز	=	آل نیگیٹو“
”ٹارگٹ ہٹ چانسز	=	100% “

اور ساتھ ہی سکرین پر یہ لائنیں غائب ہو کر آیتِ سبحانی کے گھر کی تصویر آ جاتی ہے - جنرل فرینک کے چہرے پر اطمینان کی سی کیفیت ہے اور ہلکی سی مسکراہٹ بھی ہے اور کیوں نہ ہو طاقت کے نشے میں کافریکی جنرل بھرپور مزہ لے رہا ہے اس چوہے بلی کے کھیل سے اور سوچ رہا ہے کہ کیا نہیں ہے ہمارے پاس۔!

سکرین پر صدر ڈیوڈ کی تصویر آتی ہے جو ان سب کومبارکباد دیتے ہیں۔

صدر ڈیوڈ سکرین پر سے خطاب کرتے ہیں۔

”ویل ڈن میرے پیارے شیرو...... ! آج ہم نے آج اپنے ایك اور دشمن کا بھی صفایا کر دیا۔ کچھ دنوں پہلے ہم نے مسعودی عرب میں ایك بہت بڑا دشمن ختم کیا تھا۔ میرین سٹار کے جوانوں کو میں ایك بار پھر دل سے مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے ہمیشه کی طرح اپنی روایات برقرار رکھیں۔ جب میرین سٹاربنائی جا رہی ہو گی تو اس کے بنانے والوں نے یہ سوچا بھی نہ ہو گا کہ یہ سی شپ کافریکه کی کامیابیوں اور کامرانیوں میں کتنا بڑا رول ادا کرے گی......!“

☆☆☆☆☆☆☆

Some Other Internal Chapters of Novel

حالیه مسلمان لیڈروں کے قتل عام سے اسلامی ملکوں میں بڑی تشویش کی لہر دوڑ گئی تھی۔ مختلف قسم کی قیاس آرائیاں ہو رہی تھیں ۔ یعنی صرف دو دنوں میں پاستان کے دو سابقه وزرائے اعظم، کعران کے سابق صدر، ملیشیاء کے سابق صدر اور کفلسطین تنظیم کے اعلیٰ درجے کے عہدے دار کے قتل عام نے مسلمان عوام کوہلا کر رکھ دیا تھا اور مسلمان ممالك میں ایك خوف سا چھا گیا تھا۔

کیونکه ان سارے قتل ہونے والوں صرف اور صرف مسلمان لیڈرز حضرات ہی قتل ہوئے تھے۔ کوئی بھی غیر مسلمان لیڈر ان میں شامل نہیں اور دوسری اہم بات که قتل ہونے والے سابقه حکومتوں کے یا تو

سربراہ تھے یا پھر بہت اہم رکن یا عہدے دار تھے۔ کوئی کچھ کہہ رہا تھا اور کوئی کچھ۔

لیکن ان ساری قتل ہونے والی شخصیات میں ایک قدرے مشترک تھی اور وہ یہ کہ کسی نہ کسی طور پر وہ اپنے دورِ حکومت میں کافریکہ کی پالیسیوں کے خلاف کثرت سے باتیں کرتے رہے تھے یا سرگرمِ عمل تھے۔ لہٰذا یہ بھی سمجھا جا رہا تھا کہ کافریکہ نے حسبِ سابق اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے دشمنوں سے نجات حاصل کی ہو۔

اسلامی ملکوں میں اس بڑھتے ہوئے عدمِ تحفظ کی وجہ سے ان ملکوں کی عوام میں بے چینی بڑھتی جا رہی تھی اور عجیب بے بسی کا عالم تھا۔

یہ سب کچھ جبران کے بہترین دماغ کی پلاننگ تھی جس میں کامیابی 100فیصد تھی۔ اب جبران نے سنیا سے موجودہ حالات کا تجزیہ پوچھا جس نے اڑتے اڑتے ہوئے بڑی سکرین کے پاس جا کر کچھ بٹن دبائے اور پھر ہال میں آٹو میٹک ڈیجیٹل مندرجہ ذیل آواز آنے لگی۔

”میزائل فائرڈ	=	200
میزائل مارک	=	کوبرا ٹو
لانچنگ مقام	=	میرین سٹار بحریہ عرب

ہدف سے بقیہ ٹائم = 15 منٹ

فضائی لمٹ ٹائم = 12منٹ

سیٹلائٹ لنك سسٹم = OK

لیکن ظالم شخص کب تك آرام سے رہ سکتا ہے......؟ کبھی تو اسے مکافات عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔یہ تو قانون قدرت ہے کہ رب العزت اس وقت تك اس شخص کو موت نہیں دیتا کہ جب تك کہ وہ شخص مکافات عمل سے نہ گزر جائے اور دنیا کی تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

ایك وقت تھا کہ فرعون اپنی طاقت کے نشے میں اپنے آپ کو دنیا کا بادشاہ بلکہ سپریم بادشاہ سمجھ بیٹھا تھا۔ اس نے اسی سپریم بادشاہی کے نشے میں مسلمانوں پر ظلموں کے پہاڑ ڈھائے، اتنے ڈھائے کہ خود اس کے چند رفقاء بھی چیخ اٹھے کہ بس کرو۔ لیکن وہ نہ باز آیا آخر کار خدا نے دراز لمبی رسی کھینچ لی اور سب نے دیکھا کہ فرعون کتے کی موت مرا۔

اس طرح نمرود کی مثال بھی ہے کہ جس نے طاقت کے نشے میں اپنے آپ کو خدا بنا لیا تھا اور جنت دوزخ بنا ڈالی۔ لیکن اسے بھی منہ کی کھانی پڑی تھی۔

سکندر اعظم، چنگیز خاں اور کجرمنی کا ہٹلر غرض سب نے

اپنے اپنے کرموں کا پھل پایا کہ جس طرح آج صدر ڈیوڈ پانے والے ہیں۔
نے جو کیا ہے وہ ضرور بھرے گا۔
بھی پیش پیش ہوتے تھے۔

****

Some Other Internal Chapters of Novel

اب جبران نے اوکے کیا اور ڈیجیٹل آواز آئی۔

" کیا عمارت لوگوں سے خالی ہے۔"

عمران نے کہا " اوکے۔"

پھر ڈیجیٹل آواز آئی کہ " صرف پندرہ منٹ میں ٹارگٹ صحفہ ہستی سے مٹ جائے گا۔"

اور ٹھیک پندرہ منٹ بعد سب نے دیکھا کہ سکرین پر آئی ہوئی تصویر جو تجارتی مرکز کا فریکہ کی تھی، خلا سے آئی لیزز شعاعوں سے تباہ و برباد ہوگئی اور سیکنڈوں میں راکھ کا ڈھیر بن گئی۔ پھر آٹومیٹک ڈیجیٹل آواز آئی۔

" ایکشن پورا ہوا، ٹارگٹ تباہ ہوا اور لیزز دوسرے ٹارگٹ کیلئے تیار ہے۔"

جبران نے ڈیوڈ کو بتایا کہ وہ اس طرح ایک ایک کر کے پورے کافریکہ کے سارے کاروباری مرکز، فوجی مراکز، ایٹمی مراکز،

تجارتی مراکز وغیرہ سب تباہ کر دے گا۔ بس وہ دیکھتا جائے کہ MFP کس طرح کافریکہ کو تہس نہس کرتی ہے۔

اب جبران دوسرے ٹارگٹ پر کلک کرتا ہے تو سامنے اسکرین پر ایک اور بڑی بلڈنگ کی تصویر آجاتی ہے۔ ساتھ ہی آٹومیٹک ڈیجیٹل آواز آتی ہے۔

"نیوبارک سٹی۔ ٹارگٹ نمبر (2) گریٹ ایمپائربلڈنگ۔"

اور پھر چند منٹوں میں خلاء سے آتی ہوئیں لیزر شعاعیں اس بلڈنگ کو بھی صفہ ہستی سے مٹا دیتی ہیں۔ پھر جبران دوبارہ کسی اور جگہ کلک کرتا ہے۔

"کلاسکو سٹی۔ فوجی چھاؤنی۔ ٹارگٹ نمبر (3)"

اور پھر چند منٹوں میں پوری کی پوری چھاؤنی راکھ کا ڈھیر بن جاتی ہے۔جبران پھر کسی اورپر کلک کرتا ہے۔ اب سکرین پر یہ آتاہے۔

"ہیجیٹن سٹی۔ کافریکہ ورلڈ بینک کا ہیڈ کواٹر۔ ٹارگٹ نمبر (4)"

اور پھر کچھ منٹوں کے بعد یہ بلڈنگ بھی راکھ کا ڈھیر بن گئی۔

جبران پھر کلک کرتا ہے۔ اب سکرین پر یہ آتا ہے۔

” ڈینمن سٹی۔ بڑا ایٹمی مرکز۔ ٹارگٹ نمبر (5)“

اور پھر چند لمحوں بعد یہ ایٹمی مرکز بھی تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

جبران پھر کلک کرتا ہے۔ اب اسکرین پر یہ آتا ہے۔

” ڈلکاک سٹی۔ میزائل بلڈنگ فیکٹری۔ ٹارگٹ نمبر (6)“

اور پھر چند منٹوں کے بعد یہ فیکٹری بھی راکھ کا ڈھیر بن گئی۔

جبران پھر کلک کرتا ہے اب اسکرین پر یہ آتا ہے۔

” کاشنگٹن ڈی سی۔ کافریکہ سٹی بنک ہید کواٹر، ٹارگٹ نمبر (7)“

اور پھر یہ ہیڈ کواٹر بھی آگ کے شعلوں میں آجاتا ہے۔

” بوریڈا سٹی۔ ٹارگٹ نمبر (7) ایٹمی مرکز۔“

اور لیزر اٹیک سے تھوڑی دیر بعد یہ بھی راکھ کا ڈھیر بن گیا۔

جبران نے پھر ایک ٹارگٹ پر کلک کیا۔

” گشاسکو سٹی۔ ٹارگٹ نمبر (8) ۔“

کافریکہ مین فیکٹری برائے میزائل سازی ۔“

اور پھر یہ فیکٹری بھی دھوئیں کا بادل بن گئی۔

جبران نے پھر کلک کیا تو یہ ٹارگٹ آیا۔

" سان بدلان سٹی۔ ٹارگٹ نمبر (9)

B-52 طیارے کی طیارہ ساز فیکٹری۔"

اور تھوڑی دیر کے بعد ساری دنیا میں اپنی دھاك بٹھانے والے طیارے بنانے کی بہت بڑی فیکٹری راکھ کا ڈھیر بن گئی۔

جبران نے پھر ماؤس پر کلك کیا تو یہ ٹارگٹ آیا۔

" سان بدین۔ ایٹمی مرکز کافریکہ۔"

جبران نے انہیں ٹھوکر ماری۔

" کتے کے بچے۔ جب کافرائیل نے اپنی بدمعاشی سے ہمارے برادر اسلامی ملك کعراق کا ایٹمی ری ایکٹر تباہ کیا تھا اپنی مکاری سے تو پوری دنیا میں ایك بھی ملك ایسا نہ تھا جس نے کافرائیل کو وارن کیا اور اس پر پابندیاں لگائیں اس کی ا س بد معاشی پر۔ یہ تمہارے نہیں سما رہے تھے اور تو اور جن اتحادی ممالك نے کافریکہ کا اس کی کاروائیوں میں ساتھ دیا تھا۔ اب ان کو اپنی پڑ گئی تھی کہ کہیں MFP ان کے خلاف اٹھ کھری نہ ہو۔

ادھر سرطانیہ کو تو MFP نے واضح الٹی میٹم دے دیا تھا ۔ اس لیے وہاں بھی لوگ خوف و ہراس میں مبتلا ہو گئے اور حکومت پر زور دینے لگے کہ کسی نہ کسی طرح MFP کو روکا جائے کسی بھی سرطانیہ کے خلاف کاروائی سے۔ اس سلسلے میں سرطانیہ کے دوسرے

دوست ممالک بھی سرطانیه سے مسلسل رابطه رکھے ہوئے تھے۔

ہنگامی اجلاس ہو رہے تھے۔ ٹیلیفونك رابطے ہو رہے تھے۔ ایمرجنسی بنیادوں پر ویڈیو انٹر نیٹ میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں سرطانیه اور دوسرے اتحادی ممالك کے سربراہوں نے اپنے اپنے ملك بیٹھ کر ایك دوسرے سے باہمی تبادله خیالات کیا۔ اس ویڈیو انٹر نیٹ میٹنگ کے ذریعے بہت اہم فیصلے کیے گئے۔

جن کے تحت ان ممالك نے اعتراف کیا که وہ کافریکه کے ساتھ اس کی ظالمانه کاروائیوں میں ساتھ دینے پر مسلمان ممالك سے شرمندہ ہیں اور اس بات پر معذرت کرتے ہیں۔ لہٰذا اب سے کافریکه کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے گا بلکه مسلمان اقوام کو بھی ہر لحاظ سے اپنی ترقی میں شانه بشانه لے کر چلا جائے گا اور ان کے خلاف کسی بھی قسم کی منفی سازشوں سے مکمل اجتناب کیا جائے گا۔

چنانچه وہ بھی MFP سے درخواست کرتے ہیں که سرطانیه کا کافریکه جیسا حال نه کرے اور اسے ایك موقع دے که اپنی غلطیوں کا ازاله کر سکے کیونکه MFP والے پہلے ہی کافرائیل اور کافریکه کو عبرت ناك سبق سکھا چکے ہیں۔ چونکه MFP نے کافریکه کا بہت برا حال کر دیا ہے اور اس کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے میں کئی برس لگ جائیں گے اور اوپر سے ہم لوگ بھی اس کا مکمل بائیکاٹ کر دیں گے

تو اس کیلئے اتنی سزا ہی کافی ہے تو لہٰذا اب MFP بھی کسی بھی اتحادی ملک کے خلاف مزید کوئی بھی ایسی کاروائی نہ کرے۔

ان فیصلوں کو سٹرونگ الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے پوری دنیا میں کوریج دی گئی۔ ایک بہت دلچسپ صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔ کافریکہ کے تمام حواری ممالک نے اس وقت اس کا مکمل بائیکاٹ کر دیا تھا جب اس کو ان کی امداد کی اشد ضرورت تھی۔ لیکن اب سب کو اپنی اپنی پڑ گئی تھی۔

MFP کے ممبران ڈاکٹر جبران سمیت ان بدلتے ہوئے حالات کا بغور جائزہ لے رہے تھے۔ آخر کار ڈاکٹر جبران نے دنیا کے انتظار کو زیادہ طوالت نہ دی اور اپنی سیٹلائٹ تقریر کا ٹائم تمام انٹرنیشل چینلز کو ای میل کر دیا گیا۔

دنیا بے تابی سے MFP کے روح رواں اور دنیا کے بہترین دماغ کے مالک کے منہ سے نکلنے والے الفاظ سننے کیلئے بے چین تھی۔ وہ گھڑی آہی گئی۔ لوگ ٹی وی سیٹس کے سامنے بیٹھ گئے۔اپنے اپنے کمپیوٹر پر بیٹھ گئے اور ڈاکٹر جبران نے اپنے سیٹلائٹ خطاب کا آغاز کیا۔

"دنیا کے تمام لوگوں کو میرا سلام۔

آپ لوگوں کے ذہنوں میں یقینا بہت سارے سوالات ہوں گے۔

بہت سارے شك ہوں گے، بہت خوف ہو گا اور مسلمانوں کے بارے بار بار ایك لفظ گردشت کر رہا ہو گا کہ یہ لوگ دہشت گرد ہیں بنیاد پر ست ہیں اور منفی رجحان رکھتے ہیں۔ آپ کے ذہنوں میں اس طرح کے خیالات اگر آئے تو اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں۔ اس لیے کہ اس طرح کے خیالات آپ کے ذہنوں میں ڈال دیئے گئے ہیں، منقش کر دیئے گئے ہیں اور بعض اوقات زبردستی بھی کی گئی ہے۔

آج کے سڑانگ الیکٹرانك میڈیا کو بھی استعمال کر کے مسلمان قوم کو غلط طریقے سے پیش کیا، حالانکہ کہ مسلمان ق

ہمیں افسوس ہے کہ ہماری کاروائیوں کی وجہ سے کافرائیل کے معزز شہریوں اور کافریکہ کے شہریوں کو خوف سے گزرنا پڑا کا بیڑہ غرق کیا۔

تم نے کافرائیل کی پوری پشت پناہی کی تا کہ وہ بھی عرب ممالك میں اور خاص طور پر کفلسطین کے لوگوں پر مظالم ڈھائے۔

تم نے کافریکہ کی ترقی کو محض بدمعاشی کرنے کیلئے استعمال کیا۔

تم نے کافریکہ کے ترقی یافتہ وسائل کو محض اپنی ظالمانہ کاروائیوں کیلئے استعمال کیا۔

تم نے کافریکہ کی معیشت کو تباہ برباد کر کے رکھ دیا۔ تم

نے اور تمہارے رفقاء کاروں نے ایسی پالیسیاں اور ایسی کاروائیاں پوری دنیا میں کیں کہ پوری دنیا میں لوگ کافریکہ سے انتہائی شدید نفرت کرنے لگے اور اور تم نے پوری دنیا سے کافریکہ کو الگ تھلگ کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔ نیز اس کے علاوہ بھی تمہارے اور بھی بے شمار جرم ہیں کہ جن کی تفصیل میں جانے کیلئے اس عدالت کو کافی وقت درکار ہوگا۔ آپ اب بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں یا میں یک طرفہ فیصلہ سنا دوں۔‘‘

مسٹر ڈیوڈ جو اس وقت شدید پریشان دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ دیر ادھر اُدھر دیکھتے رہے۔ پھر اٹھ کر نہایت دبے دبے اور مدھم لہجے میں اپنا جوابی بیان ریکارڈ کرانے لگے۔

’’جناب چیف جسٹس صاحب ...... آج مجھے احساس ہوگیا ہے کہ میں نے صدارت کی کرسی پر بیٹھ کر نہایت غلط فیصلے کیئے اور انسانیت کی دھجیاں اڑائیں۔ حتیٰ کہ میں نے طاقت کے نشے میں اپنے ہم وطنوں کی جانوں کی بھی پرواہ نہیں کی۔

جناب عالی !...... میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے KTA کی صدر مس بروکن کو ناحق قتل کروایا۔

جناب عالی !...... میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے KTA کے ہزاروں ممبران کا بھی بے جا قتل کروایا۔ جس کا مجھے بہت افسوس ہے۔

میں اپنی قوم سے بہت شرمندہ ہوں۔ مجھے واقعی عبرت ناك سزا دینی چاہئے۔

جناب عالی !...... مجھے قرار واقعی سزا کا فیصلہ کرنے میں دیر نہ کیجئے تاکہ میرے ملك کے عوام کے دکھوں میں شاید کچھ کمی آجائے۔

جناب عالی !...... آپ نے میرے ذمے اور دوسرے جو جرم لگائے ہیں۔ یعنی دوسرے ممالك میں ہماری کاروائیاں اور ہماری پالیسیاں تو جناب عالی! ...... میں اقرار کرتا ہوں کہ وہ بھی غلط ثابت ہوئیں۔ میرے اور میرے رفقاء کاروں کی وجہ سے پوری دنیا کا واقعی امن تباہ و برباد ہوا۔ ہم نے جانے کیوں بے جا مظلوم اور اپنے لوگوں پر اپنی طاقت اور وحشت کے بم برسائے۔ زندگی بہترین طرح سے گزارنے کا۔

آج میں دنیا کو امن کا پیغام دینا چاہتا ہوں اور ساتھ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا حشر بھی دیکھ لیں۔ جب آپ اتنا ظلم کر لیں گے تو آپ کی طاقت پھر ان مظلوموں کی طاقت بن جائے گی جو بدلے کی آگ میں آپ کا وہی حشر کریں گے کہ جو آج ہمارا ہوا ہے۔ کاش ہم KTA کی باتیں مان لیتے تو آج یہ حشر ہمارا نہ ہوتا۔آج میں دنیا کی توجہ ایك بہت اہم بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جس کی نشاندہی ہمارے مرحوم صدر کجارج کا شنگٹن نے بھی کی تھی

اور وہ یہ ہے کہ میں مانتا ہوں کہ ہم نے دنیا کو امن سے رہنے نہیں دیا۔ لیکن ہمارے ساتھ ہمارے شانہ بشانہ چلنے والی دنیا کی وہ انتہائی طاقتور یہودی لابی بھی ہے کہ جو پوری دنیا میں ہر طرح سے چھائی ہوئی ہے۔ اس لابی کے افراد نے دنیا کے بڑے بڑے بینکس، ٹریڈ سنٹرز، تجارتی اداروں اور یہاں تک کہ ملکوں کی
حکومتوں کو بھی اپنے زبردست زہریلے اثر و رسوخ کے پنجوں کے ذریعے جکڑ رکھا ہے۔ ہم کیا ......! یہ حکومتیں بھی اس یہودی لومڑی کی سازشوں کے آگے بے بس ہیں۔

جناب والا !...... یہ یہودی لابی ایک خاص پروٹوکول کے تحت کام کرتی ہے۔ ان کا واحد مقصد یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح دنیا کے تمام آبی، معدنی، سونے، تجارتی اور تیل کے وسائل پر نیز دنیا کے بڑے بڑے بینکس پر ان کا پورا کنٹرول ہو۔ حتیٰ کہ دنیا کی بیشتر حکومتوں پر بھی ان کی پوری دسترس ہے خاص طور پر اسلامی حکومتیں۔

آج میں دنیا کو آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ پوری دنیا کی حکومتوں میں اس یہودی لابی کے زیر اثر افراد ہر طرح سے شامل ہیں۔ جو نہ صرف ان حکومتوں کی پالیسیاں وضع کرنے میں اپنے مفادات کی پوری نگرانی کرتے ہیں بلکہ یہاں تک کہ ان حکومتوں کے آئینی قوانین تک بھی تبدیل کروا دیتے ہیں۔

جناب عالی!۔ یہ یہودی لابی کافریکہ میں بھی پورا اثر و رسوخ رکھتی ہے۔ ان کا یہاں کی کانگریس میں، یہاں کے تھنك فورمز، خفیہ تنظیموں میں، آرمی میں اور الیکٹرانك میڈیا میں اس حد تك اثر ہے کہ جس کا عام کافریکی سوچ بھی نہیں سکتا۔ کافریکہ وہی کرتا آیا ہے کہ یہ جو چاہتے ہیں اور ہم بھی ایسا کرنے میں ہمیشہ سے مجبور تھے اور ہیں۔

جناب عالی!۔ یہودی قوم ہمیشہ سے دنیا کے امن کیلئے خطرہ بنتی رہی ہے۔ یہ لوگ ان خونی پیراسائیٹس کی طرح ہیں کہ جو ہمیشہ اپنے ہی محسن کو اور اپنی جائے پناہ کو آستین کا سانپ بن کر ڈستے رہتے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے انبیاء تك کو قتل کر دیا۔ یہ لوگ تو ہمیشہ سے آپس میں بھی فسادات سے رہتے ہیں۔ یہی لوگ دنیا کے کئی ملکوں سے کئی بار نکالے گئے۔ لیکن ان لوگوں نے اتنی ماریں کھانے کے بعد بھی سبق حاصل نہیں کیا اور ہمیشہ سے دنیا کی باقی قوموں اور مذاہب کے پیرو کاروں کے لیے وبال جان بنتے آئے ہیں۔ ہمیں تو اپنے کرموں کا حساب اور حصہ مل گیا ہے۔ لیکن ان کو کون سبق دے گا ......؟ انہیں ان کی کرتوتوں کا کب حساب ملے گا......؟ میرا دنیا کی ساری قوموں سے یہی سوال ہے ......؟"

کافریکہ کے سابق صدر ڈیوڈ نے اپنا بیان بڑی بے بسی کے عالم

میں ریکارڈ کروا یا۔ واقعات اور دلائل سے پہلے ہی یہ مقدمہ پوری طرح KTA کے حق میں چلا گیا تھا ۔ اوپر سے مسٹر ڈیوڈ کے اعترافی بیان نے تو رہی سہی کسر بھی پوری کر دی۔ چنانچہ سپریم جوڈیشنل کو فیصلہ کرنے میں ذرا بھی دقت پیش نہ آئی۔ آخر کار اس سپریم جوڈیشنل کونسل نے مسٹر ڈیوڈ اور ان کے رفقاء کاروں کو مجرم قرار دے دیا اور سب کو عمر قید کی سزا دے دی گئی۔

لہذا کافریکہ کے تمام سابقہ صدور، SCIA ، SFBI اور آرمی کے تمام چیف حضرات کو ان کے ان گنت اوپر بیان کیے گیے جرائم کے بدلے عمر قید کی سزا دے دی گئی۔ ساری دنیا بھی اس جیسے فیصلے کی ہی توقع کر رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

Some Ending Chapters of Novel.....

دنیا کے تیزی سے بدلتے حالات کے پیش نظر دنیا کے تمام ممالك کے سربراہان مملکت کا اجلاس بلالیا گیا تا کہ تمام ملك ایك مشترکہ لائن آف ایکشن پر عمل درآمد کر سکیں۔

آج کجرمنی میں سارے ممالك کے سربراہ اکٹھے تھے اور میٹنگ زور و شور سے جاری تھی۔ MFP کے صدر ڈاکٹر جبران کو بھی خصوصی طور پر مہمان خصوصی کے طور پر بلا گیا تھا۔

سارے ملکوں کے سربراہان نے اپنی اپنی تقاریر میں جبران اور اس کی ٹیم کا خصوصی ذکر کر کے شکریہ ادا کیا کہ جن کی وجہ سے آج دنیا نہ صرف برسوں کی جاری سرد جنگ اور کافریکہ کی وحشت ناك بربریت آمیز پالیسیوں اور کاروائیوں سے آزاد ہوئی تھی بلکہ ایك مشترکہ پلیٹ فارم پر اکٹھی بھی ہوئی تھی تاکہ سب ملك اپنے اپنے عوام کو امن و چین فراہم کر سکیں۔ خاص طور پر وہ ملك تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے کہ جہاں برسوں سے کافریکی افواج کے اڈے قائم تھے جن کی وجہ سے ان ملکوں کی ہر طرح کی آزادی چھین کر رکھ لی گئی تھی۔ آج سب لوگ اپنے اپنے مذاہب، اپنی اپنی نسل اور اپنے اپنے علاقوں سے لا تعلق ہو کر صرف ایك انسانیت کے رشتے کو مدنظر رکھ کر آئے تھے۔

آخر کار ڈاکٹر جبران کو تقریر کیلئے بلایا گیا۔ جبران نے دنیا کے تمام ممالك کو ایك امن منصوبہ پیش کیا۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

(1) یہ کہ تمام ممالك کسی بھی طرح ایك دوسرے کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی نہیں کریں گے۔

(2) یہ کہ تمام ممالك اپنی اپنی خفیہ تنظیمیں بالکل ختم کر دیں گے۔

(3) یہ کہ تمام ممالك اپنی فوج بالکل ختم کر دیں گے۔ تاکہ فوج اور

فوجی سازو سامان پر اٹھنے والا بھاری بھرکم بجٹ صرف اور صرف لوگوں کی بھلائی کیلئے استعمال میں لایاجا سکے۔

(4) یہ کہ تمام ممالك ایك دوسرے ملك کیلئے ویزا بندش بالکل بند کر دیں۔ تاکہ عوام آزادانہ طور پر ایك دوسرے ملك میں آجاسکیں۔ نیزیہ کہ ترقی یافتہ ممالك، ترقی پزیر ممالك کے عوام کو بھی ساتھ لیکر چلیں گے۔

(5) یہ کہ تمام ممالك کے عوام کو ہر طرح سے ہر طرح کی مکمل مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ تاکہ جو حس طرح چاہے اپنی عبادات کرسکے۔

(6) یہ کہ تمام ممالك بڑھتی ہوئی جنسی آزادی کو کنٹرول کریں گے اور ہر طرح کے جنسی اشتہار، ناول، فلمیں اور انٹرنیٹ کو پابند قانون کیا جائے گا۔

(7) یہ کہ پوری دنیا میں صرف ایك کرنسی ہی چلے گی۔

تھوڑے سے رد و بدل اور تھوڑی سی بحث کے بعد تمام صدور حضرات نے اس امن معاہدہ پر سائن کر دیئے۔ مختلف کمیٹیاں بنا دی گئیں کہ جو ان نکات پر عمل درآمد کیلئے مناسب اقدام کریں گی تاکہ ان نکات پر فوری عمل درآمد کیا جاسکے اور دنیا ایك نئے عزم سے امن کی طرف گامزن ہو۔

!!

*************** The End of Novel *******************

******** End of the differences of World Nations ******

********* And the Beginning of World Peace *********

** Beginning of living with Peace in each part of World ***

****….Allah Almighty (God) Bless you all…****

****…May you all live in peace for ever...****

…A positive effort for World Peace promotion By;…

*** Author; Dr. Shahid Amin (MBBS, DLO)… ****

****… Gujranwala, Pakistan….****

****…drshahee@yahoo.com… ***

*** 2003… ***

Let Hope for the Betterment of this world...Author prays with hope

****


The Rise of Peace
A Novel in English & Urdu
Peace
Dr.Hafiz Shahid Amin